صوفیائے خام اور علماء سوء کا علمی محاسبہ (کشف المحجوب کی روشنی میں)

SCHOLARLY ANALYSIS OF SUFIA-E-KHĀM AND ULMĀ-E-SU IN PERSPECTIVE OF KASHF-UL-MAHJOOB

Muhammad Arshad
Associate Prof.Department of Islamic Studies,
Govt. Postgraduate college Shakrgarh:
dr.arshadnwl@gmail.com
Iqra Khalid
PhD Scholar, Department of Islamic Studies,
GCWU, Sialkot: sparkal5555@gmail.com

Abstract:

Syed Ali Hajveri has analysed the shortcomings of Sufia-e-Khām and Ulmā-e-Su in his universally renowned book Kashf-ul-Mahjoob and has persuaded to avoid from those shortcomings. Laziness, superiority of the self, wish for status, desire for higher spiritual status without knowledge and practice, accumulation of wealth, having no guide are the drawbacks of Sufia-e-Kham. Search for easiness in Shariah, submission to the rulers, so-called ecstasy, insulting behavior to the spiritual scholars, envy and jealousy have been mentioned as the characherts of the astray scholars. Syed Ali Hajveri has argued to refrain from obedience, company and their elapses of Sufiā-e-Khām (Naïve Spiritual Scholars) and Ulmā-e-Su (Diverged Religious Scholars)

Keywords: Shortcomings, Sufiā, Superiority, Knowledge, Ulmā-e-Su.

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لئے انبیاء و رسلؑ کو بھیجا۔ انبیاء کرامؑ کا یہ سلسلہ نبی آخر الزماں ﷺ پر مکمل ہوا۔ قرآن کریم میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر رسول اللہ ﷺ کا فریضہ قرار پایا۔ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ [1] "وہ ان کو اچھائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں۔"

سورہ حج میں اللہ تعالیٰ نے حکمرانوں کے فرائض میں سے ان اوصاف کو بیان کیا ہے. وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ [2]

قرآن کریم میں مومنوں کا وصف بھی بیان ہوا ہے۔ [3] جبکہ مومنین کی خصلت امر بالمعروف اور عن المنکر بیان ہوئی ہے۔ [4]

نبی آخر الزماں ﷺ کی نیابت میں امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کو سرانجام دے۔ قرآن حکیم میں ہے: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ [5]

"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہو"

علماء بطورِ خاص اس ذمہ داری کو سرانجام دیتے ہیں۔ جس کا تذکرہ قرآن حکیم اس طرح ہے:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ [6]

1۔ الاعراف، 157/7

2۔ الحج، 41/22

3۔ التوبہ، 71/9

4۔ ایضا، 67/9

5۔ آل عمران، 110/3

6۔ ایضا، 104/3

"اور تم میں (ضرور) ایک ایسا گروہ ہونا چاہئے جو بھلائی کی دعوت دے اور اچھائی کا حکم اور برائی سے منع کرے۔ اور وہی کامیاب ہیں۔"

علمائے امت اور صوفیائے کرام نے اس فریضہ کو سر انجام دیا ہے۔ جن صوفیائے حق نے اس فریضہ کو سر انجام دیا ان میں سے ایک نمایاں نام شیخ سعید علی ہجویریؒ کا ہے۔ ان کی کتاب کشف المحجوب میں اس فریضہ امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کو احسن طریق سے انجام دیا گیا ہے۔ اس کتاب میں شیخ سید علی ہجویریؒ نے ان صوفیائے کرام کے اقوال کا تذکرہ کیا جنھوں نے علمائے سو اور صوفیائے خام کی خصلتوں کو بیان کیا اور ان کا محاسبہ کیا اور خود بھی اس کی تشریح اور توضیح میں ان دونوں گروہوں کی خرابیوں کو تفصیلا ذکر کیا ہے اور ایسے لوگوں سے بچنے کی ترغیب دی ہے۔

صوفیائے خام کی خرابیاں

کشف المحجوب میں صوفیائے خام جاہل صوفیاء کی کئی جگہوں پر خرابیوں کو بیان کیا ہے۔ ان میں بعض نمایاں خامیوں کا ذکر حسب ذیل ہے۔ ان خرابیوں کی کتاب و سنت میں مذمت کا ذکر کیا جائے گا تاکہ معلوم ہو کہ جن خرابیوں کی نشاندہی کشف المحجوب میں کی گئی ہے ان سے شریعت میں اجتناب کا حکم دیتی ہے۔

1۔ طبیعت کی کاہلی:

صوفیائے خام کی ایک خصلت طبیعت کی کاہلی کا ذکر کشف المحجوب میں ہے۔[7] سید علی ہجویری اس حوالے سے لکھتے ہیں کہ

گروہی دیگر را کسل طبع و رعونت نفس و طلب ریاست بی آلت[8]

7۔ ابوالحسن علی بن عثمان، ہجویری، کشف المحجوب (اردو)، طٰہٰ پبلی کیشنز، لاہور: 87

8۔ ابوالحسن علی بن عثمان جلابی، کشف المحجوب، (فارسی) انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد: 57

وہ صوفیاء جو خام نہیں بلکہ پختہ اور راسخ ہیں ان کی طبیعت میں سستی نہیں ہوتی وہ مستقل مزاج ہوتے ہیں۔ طبیعت میں کاہلی اور سستی قرآن پاک میں منافقین کا وصف بیان ہوا ہے۔ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى[9] "اور جب وہ نماز کی طرف کھڑے ہوتے ہیں تو سستی سے کھڑے ہوتے ہیں"

2۔ نفس کی بڑائی:

صوفیائے خام کی ایک خصلت کشف المحجوب میں نفس کی بڑائی بیان ہوئی ہے۔[10] نفس کی بڑائی تکبر کہلاتی ہے۔ سید علی اس کے لئے "رعونت نفس"[11] کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ تکبر انسان کو تسلیم کرنے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ شیطان نے خالق کائنات کے حکم کو ماننے سے انکار کیا تو اس کا ذکر یوں ہوا۔ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ[12]

"اس شیطان نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا"

تکبر انبیاء اسلام کی دعوت کے انکار کے ساتھ ان کی تکذیب اور قتل کا سبب بھی بنتا۔ قرآن حکیم میں ہے: اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ[13] "تم نے تکبر کیا پس ایک فریق کو جھٹلایا اور ایک فریق کو قتل کیا۔ سو صوفیائے خام میں تکبر والی خصلت انہیں بہت ساری حقیقتوں کا منکر بنا دیتی ہے۔ وہ اپنی نفسانی خواہشات کو اللہ اور رسول ﷺ کے ارشادات کے سامنے ترجیح دیتا ہے۔ قرآن میں اس کی مذمت یوں ہے: اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَه هَوٰىهُ[14]

"تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا لیا"

9۔ النساء، 142/4

10۔ کشف المحجوب (اردو): 50، 86

11۔ کشف المحجوب (فارسی): 57

12۔ البقرہ، 34/2

13۔ ایضاً، 87/2

14۔ الفرقان، 43/25

3۔جاہ طلبی

صوفیائے خام جاہ و منصب کے طالب ہوتے ہیں۔کشف المحجوب میں ہے:گروہی دیگر را کسل طبع و رعونت نفس و طلب ریاست بی آلت[15] جاہ و منصب پر فائز ہونا بذاتہ کوئی قابل مذمت بات نہیں ہے مگر اس کی طلب میں حریص رہنا قابل مذمت ہے۔کئی ایک آئمہ تو عہدوں کو لینے سے انکار کرتے تھے اور بعضوں کو اس پر سزائیں بھی دی گئیں۔حضرت عبد اللہ بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:لاتسال الامارۃ فانک ان اعطیتھا من غیر مسالۃ اعنت علیھا و ان اعطیتھا عن مسئلۃ وکلت الیھا[16]

"امارت طلب نہ کر کیونکہ اگر تجھے بغیر سوال دی گئی تو تمھاری اعانت ہو گی اور اگر سوال کے ساتھ عطا ہوئی تو اعانت کے بغیر تیرے سپرد کی جائے گی"

کشف المحجوب میں صوفیائے خام کی جاہ طلبی کی خصلت کو بیان کیا ہے۔[17]

4۔بغیر علم و عمل بلند مقامات کی خواہش

صوفیائے خام کی خصلت یہ ہے کہ وہ بغیر علم، عمل اور فضیلت، اہل علم، اہل عمل اور اہل فضیلت کے مقامات و خصائص کے خواہش مند ہوتے ہیں۔یہ خاص ذہنیت ہے جس کی مذمت قرآن حکیم میں یوں ہے:

وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا[18]

"اور وہ پسند کرتے ہیں کہ ان امور میں ان کی تعریف ہو جو انہوں نے نہیں کئے"

سو جو کام نہیں کیا اس کی ستائش کی خواہش کی مذمت کی گئی ہے۔قرآن حکیم میں اہل علم اور اہل جہالت میں برابری کی نفی کا ذکر یوں ہے:

15۔کشف المحجوب(فارسی):57

16۔بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، باب الکفارۃ قبل الحنث، رقم الحدیث:7622

17۔کشف المحجوب(اردو):50،86

18۔آل عمران،3/188

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ [19]

"آپ فرما دیجئے کیا علم والے اور بغیر علم والے مساوی ہو سکتے ہیں"

صوفیائے خام اور علمائے سو کی ان خامیوں کا ذکر سید ہجویری کی شہرہ آفاق میں ہے[20] صوفیائے خام بطور خاص بغیر فضیلت کے اعلیٰ مقام کی خواہش، بے علم ہونے کے باوجود اہل علم کے حقائق کی جستجو کے سرگرداں ہونا، محققوں کی مانند لوگ ان کی تعظیم و تکریم کریں، ان سے ایسے خوف کھائیں جیسے اللہ کے مخصوص اولیاء سے عوام خائف رہتے ہیں۔[21]

علمائے سو بھی ان جیسی بد خصلتوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کشف المحجوب میں بے عمل، علم و فضیلت کے اہلِ علم، صاحبِ عمل اور صاحبِ فضیلت جیسے محاسن کی خواہش و جستجو کی مذمت کی ہے۔

5۔مال و دولت کا حصول

صوفیائے خام مال و دولت کے طالب ہوتے ہیں کشف المحجوب میں دنیا کو اپنے دل کا قبلہ بنانے کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

اما علمای غافل آنان باشند کہ دنیا را قبلہ دل خود گردانیدہ باشند[22]

قرآن حکیم میں مال و دولت کے حصول کی مذمت کا ذکر یوں ملتا ہے:

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ [23]

"مال و دولت کی کثرت کے حصول نے تمھیں غافل کر دیا یہاں تک کہ تم نے قبروں کی زیارت کر لی"

19۔ الزمر،9/39

20۔ کشف المحجوب (اردو): 86,50

21۔ ایضا:86

22۔ کشف المحجوب (فارسی):22

23۔ التکاثر،1-2/102

ایک مقام پر مال و دولت کو آزمائش قرار دیا۔ قرآن میں ہے: وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اَمۡوَالُكُمۡ وَاَوۡلَادُكُمۡ فِتۡنَةٌ [24]

"اور تم جان لو تمھارے اموال اور اولاد محض آزمائش ہیں"

مال و دولت کی طلب کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا

لوکان الابن آدم و اديان من مال لا تبغى ثالثا و لا يملاء جوف ابن آدم التراب [25]

"اگر ابن آدم کی دو وادیاں مال و دولت کی ہوں تو وہ یقیناً تیسرے کی طلب کرے گا اور ابن آدم کا پیٹ سوائے مٹی کے کوئی چیز نہیں بھر سکتی"

ایک روایت میں "عين ابن آدم" کے الفاظ ہیں۔[26] "کہ ابن آدم کی آنکھیں نہیں بھر سکتی سوائے مٹی کہ" آنکھ سے مراد حرص و لالچ ہے۔ اس طرح ایک روایت میں "من ذهب" سونے کی وادی کی بات کی گئی ہے۔[27] سو مال و دولت کی کثرت کا حصول طمع و لالچ کے باعث ہوتا ہے اس خصلت بد سے اجتناب لازم ہے۔ صوفیائے کرام اور علماء کرام کو بھی اس سے اجتناب کرنا لازم ہے بلکہ ان پر اس لحاظ سے زیادہ ذمہ داریاں ہیں کہ لوگ ان کی اقتداء کرتے ہیں۔

6۔ جن کا کوئی مرشد و استاد نہ ہو

جاہل صوفیاء کے حوالے سے کشف المحجوب میں ہے:

اما متصوف جاه آن بود که صحبت پیری نکرده باشد، و از بزرگی ادب نیافته [28]

24۔ الانفال، 28/8

25۔ بخاری، الجامع الصحیح، باب ما تبغی من فتنۃ المال، رقم الحدیث: 6436

26۔ ایضا، رقم الحدیث: 6437

27۔ ایضا، رقم الحدیث: 6439

28۔ کشف المحجوب (فارسی): 23

یعنی جاہل صوفیاء وہ ہیں جن کا کوئی شیخ و مرشد نہ ہو اور کسی بزرگ سے انہوں نے تعلیم و ادب حاصل نہ کیا ہو۔ صوفیاء خالص بننے کے لئے ضروری ہے کہ ان کی روحانی پیشوائی کے لئے کوئی شیخ ہو جو ان کے سلوک کے حوالے سے رہنمائی کرے۔ جس کا کوئی مرشد نہ ہو اس کا مرشد شیطان ہوتا ہے۔ اس کا وار کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ شیخ کی روحانی سفر میں اہمیت اس روایت سے ہوتی ہے جو کہ کشف المحجوب میں درج ہے:

الشیخ فی قومه کالنبی فی امتی[29] "اپنی قوم میں شیخ ایسا ہوتا ہے جیسا کہ اپنی امت میں نبی"

ایک مقام پر شیخ کی اپنے مرید کی تربیت کے انداز کا ذکر ہے: "مشائخ طریقت کی عادت ہے کہ جب کوئی طالب و مرید تارک الدنیا ہو کر ان سے وابستہ ہوتا ہے وہ تین سال تک اس کو مؤدب بناتا۔ ایک سال تک خدمت خلق میں مصروف رکھتے، دوسرے سال اسے ریاضت و مجاہدہ کراتے اور تیسرے سال اپنے دل کی حفاظت کراتے "[30] ایسے ہی ایک صوفی کے لئے عالم ہونا بھی ضروری ہے کہ قیادت کے لئے علم کی کشادگی کا ذکر قرآن پاک میں یوں ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ [31]

"بے شک اللہ نے اس کو تمھارے اوپر چن لیا اور اسے علم و جسم میں زیادہ کیا"

اسی طرح حدیث مبارکہ میں کسی کے سوال پر بغیر علم کے فتویٰ کے بارے میں فرمایا:

فافتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا[32] "سو جس نے بغیر علم فتویٰ دیا وہ اپنے آپ کو بھی گمراہ کرتا ہے اور دوسروں کو بھی"

29۔ کشف المحجوب (اردو):94

30۔ ایضا:95

31۔ البقرۃ، 2/247

32۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، رقم الحدیث:100

سو ایسے نام نہاد صوفیاء جو شریعت کا علم حاصل نہیں کرتے وہ قابل مذمت ہیں اور ان سے اجتناب لازم ہے۔ سید علی ہجویریؒ فرماتے ہیں: "اے طالب راہ حق، تمہیں لازم ہے کہ علم حاصل کر کے اس میں کمال حاصل کرو بندہ کتنا ہی کامل علم حاصل کرے، علم کے مقابلے میں وہ جاہل ہے۔ اس لئے اسے چاہیئے کہ وہ ہمیشہ یہ سمجھے کہ میں کچھ نہیں جانتا۔"[33]

7۔ ملامت کا مزہ نہ چکھنے والے

کشف المحجوب میں صوفیائے خام کی ایک صفت یہ بھی مذکور ہے کہ انہوں نے زمانہ کی ملامت کا مزہ تک نہیں چکھا۔[34] گویا حقیقی صوفیاء وہ ہوتے ہیں جنھوں نے ملامت کا مزہ چکھا ہو۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ قوم کی ایک خصوصیت یہ ہے: وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآىِٕمٍ[35]

"اور وہ کسی ملامت کرنے والی ملامت سے خوف نہیں کھاتے"

کشف المحجوب میں ملامتی طبقہ کا باقاعدہ ذکر کیا گیا ہے۔ مشائخ طریقت کی ایک جماعت نے ملامت کا طریقہ پسند فرمایا کیونکہ ملامت میں خلوص و محبت کی بہت بڑی تائید اور لذتِ کامل پوشیدہ ہے اور اہل حق مخلوق کی ملامت کے لئے مخصوص ہیں۔[36]

ایک دوسرے مقام پر سید ہجویری فرماتے ہیں: "حق تعالیٰ کا دستور ایسا ہی ہے کہ جس نے حق بات منہ سے نکالی سارے جہاں نے ملامت کی"[37]

یہ بات یاد رہے کہ وہ ایسی بات ظاہر کرے جو عوام کے منشاء و مزاج کے خلاف ہو اور جو کوئی کام خلافِ شریعت کرے، یہ بتادے کہ میں نے حصولِ ملامت کے لئے کیا ہے تو یہ کھلی ضلالت و گمراہی ہے۔

33۔ کشف المحجوب (اردو): 51

34۔ ایضا: 51

35۔ المائدہ، 5/54

36۔ کشف المحجوب (اردو): 103

37۔ ایضا: 103

اس بحث سے معلوم ہوا کہ صوفیائے خام میں ایسی خصلتیں ہیں جن سے اجتناب لازم ہے ایسے لوگوں سے بچنے کے حوالے سے کشف المحجوب میں سید علی بن عثمان ہجویری فرماتے ہیں: موجودہ زمانہ میں اس قسم کے لوگ بکثرت ہیں لہٰذا جہاں تک ہو سکے ایسوں سے بچنے کی کوشش کرو اور ان کی طرف قطعاً توجہ نہ دو۔ اس لئے ایسی نقلی صوفیوں سے اگر تم نے ہزار بار سلوک و طریقت حاصل کرنے کی کوشش کی تو ایک لمحہ کے لئے بھی طریقت کا دامن تمھارے ہاتھ نہ آئے گا۔ یہ راہ محض گدڑی پہننے سے طے نہیں ہوتی بلکہ یہ منزل ریاضت و محنت سے ملتی ہے۔[38] ایسی ہی محض رسوم و روزہ کی پابندی کو تصوف کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ کشف المحجوب میں سید علی ہجویری ابن جلالی دمشقی کا قول بیان کرتے ہیں: تصوف سراپا حقیقت ہے جس میں رسم و مجاز کا دخل نہیں ہے۔ کیونکہ معاملات و افعال میں رسم و مجاز کا دخل ہے اور اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے جبکہ تصوف خلق سے کنارہ کشی کا نام ہے تو اس کے لئے رسم و مجاز کا دخل ممکن ہی نہیں۔[39]

سو اس بحث سے معلوم ہوا کہ صوفیائے خام کی خامیوں میں طبیعت کی کاہلی، نفس کی بڑائی، جاہ طلبی، بغیر علم و عمل بلند مقام کی خواہش، مال و دولت کا حصول، جن کا کوئی مرشد و استاد نہ ہو اور ملامت کا مزہ نہ چکھنے والے ہونا ہے سو ان خصائلِ بد سے بچنا لازم ہے۔

علمائے سوء کی خرابیاں

کشف المحجوب میں علمائے سو کی خرابیاں بھی بیان کی گئی ہیں۔ صوفیائے خام کی جو خرابیاں گذشتہ صفحات میں بیان ہوئیں ان میں نفس کی بڑائی، جاہ طلبی، بغیر علم و عمل بلند مقام کی خواہش جیسی خصلتیں علمائے سو میں بھی پائی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ خصلتوں کا ذکر کشف المحجوب میں ہے جو کہ علمائے سو میں پائی جاتی ہیں۔

1۔ شریعت میں آسانی کے متلاشی

38۔ ایضا:87

39۔ ایضا:76

شریعتِ اسلامیہ کی بنیادی صفت یہ ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ[40]

"اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ تنگی نہیں چاہتا"

ایسے ہی حدیث رسول ﷺ میں ہے: ان الدین یسر[41] "بے شک دین آسان ہے"

رسول اللہ ﷺ جب صحابہ کرامؓ کو دعوت دینے کے لئے بھیجتے تو فرماتے: یسروا ولا تعسروا[42] "تم سہولت پیدا کرو اور تنگی نہیں"

سو آسانی اور سہولت بنیادی طور پر قابل مذمت نہیں ہے مگر آسانیوں کی تلاش میں نفس کے من پسند احکامات کو اپنانا اور آسانیوں کے نام پر گناہ والے امور کو اپنانا قابلِ مذمت ہے اسی بات کا حدیث پاک میں ذکر ہے:

ما خیر رسول اللہ ﷺ بین امرین الا اخذ یسرھما ما لم یکن اثما[43]

رسول اللہ ﷺ کو دو معاملات میں اختیار دیا گیا تو اس میں سے آسان تر کو اپنایا جب تک وہ گناہ نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ بھی آسان احکام کو اپناتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو۔ سو آسان احکام پر عمل قابل مذمت نہیں ہے مگر جب یہ معاملہ نفسانی خواہشات کے تابع ہو جائے اور آسانی کے کام پر گناہ والے امور بھی اپنانا شروع کر دیے جائیں تو یہ قابل مذمت ہے۔ کشف المحجوب میں علمائے سو کی ایک خصلت" و از شرع آسانی اختیار کردہ" [44]

شریعت میں آسانی کے متلاشی رہتے ہیں" مذکور ہے۔

40۔ البقرۃ، 185/2

41۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الیمان، باب الدین یسر، رقم الحدیث:39

42۔ ایضا، کتاب العلم، رقم الحدیث:69؛ مسلم، الجامع الصحیح، باب فی الامر بالیسر وترک العسر، رقم الحدیث:1732

43۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ، رقم الحدیث:3559

44۔ کشف المحجوب (فارسی):22

لہذا ہمیں شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے آسانیاں تلاش کرنی چاہییں مگر ایسی آسانیاں جو شریعت کے مقاصد و تعلیمات کے متصادم ہوں ان سے احتراز لازم ہے۔ کیونکہ یہ امر قرآن حکیم کی اس آیت کریمہ کے ذیل میں آتا ہے۔ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَه هَوٰىهُ [45]

"تونے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو معبود بنالیا"

سو ایسی آسانیاں جو خواہشات نفس کے ذیل میں آتی ہیں ان سے احتراز لازم ہے۔

2۔بادشاہوں کی پرستش:

علمائے سو کی ایک خصلت یہ بھی ذکر کی گئی ہے کہ وہ بادشاہوں کی پرستش کرتے ہیں۔ "پرستش سلاطین بردست گرفتہ "[46] اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ بادشاہوں کے احکامات کو مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کو ترک کرتے ہیں بادشاہوں یا کسی اور کی اطاعت تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے تحت تو جائز ہے۔ لاطاعة للمخلوق فی معصیة الخالق [47] "مخلوق کی خالق کی معصیت میں جائز نہیں ہے" کے عنوان کے تحت بھی احادیث کا ذکر ہے۔

ایسی ہی ایک روایت میں ہے:

لا طاعة فی معصیة انما الطاعة فی المعروف [48] "نافرمانی میں کوئی اطاعت نہیں، اطاعت تو صرف جائز امر میں ہے" سو بادشاہوں کی غلط باتوں کی تائید کرنا اپنی خواہشات کی پیروی کرنے کا نام ہے۔ جس کی مذمت سورہ فرقان میں بیان کی گئی ہے۔ [49]

45۔ الفرقان، 25/43

46۔ کشف المحجوب (فارسی): 22

47۔ ابوداود، السنن، رقم الحدیث: 1707

48 بخاری، الجامع الصحیح، کتاب اخبار الاحاد، باب ماجاء فی اجازۃ خبر الواحد الصدوق، رقم الحدیث: 7237

49۔ الفرقان، 25/43

بادشاہوں کی رہنمائی اور اصلاح تو علمائے کرام نے کرنی ہے اگر وہ ان کی ہر جائز و ناجائز کی تائید کریں گے تو ان کا بگاڑ پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

مزید علمائے سو کی ایک خرابی یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ وہ ظالموں کا دامن پکڑتے ہیں اور ان کے دروازوں کا طواف کرتے ہیں۔ جیسے کہ ان کے الفاظ ہیں: و درگاہ ایشان را طوافگاہ خود گردانیدہ[50] اس کا مطلب یہ ہے کہ جائز و ناجائز کی حمایت کرتے ہیں، ہر غلط بات کی تائید کرتے ہیں خواہ وہ ظلم و زیادتی ہی کیوں نہ کر رہے ہوں ان کا یہ رویہ ظلم کا ساتھ دینے کے مترادف ہے۔ حالانکہ علمائے حق کی نشانی تو یہ ہے کہ وہ ظلم کی نشاندہی کرتے ہیں اور اس کی اصلاح کے لئے بھرپور کردار ادا کرتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ ا ان لم یستطع فبلسانہ و ان لم یستطع فبقلبہ و ذلک اضعف الایمان[51]

"تم میں سے جو کوئی برائی کو دیکھے تو وہ اس کو اپنی طاقت سے روکے، اور اس کی استطاعت نہ ہو تو اپنی زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اپنے دل میں اس کو برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے"

ایسے ہی حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

انصراخاک ظالما او مظلوما قالوا یا رسول اللہ ﷺ ھذا تنصرہ مظلوما فکیف ننصرہ ظالما، قالا تاخذ فوق یدیہ[52]

"اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ تیرا بھائی ظالم ہے یا مظلوم۔ صحابہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم مظلوم کی اعانت تو کرتے ہیں سو ہم ظالم کی مدد کیسے کریں فرمایا اس کے ہاتھوں کو روک کر"

50۔ کشف المحجوب (فارسی):22

51۔ مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الایمان، باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان، رقم الحدیث:78

52۔ بخاری، الجامع الصحیح، باب اعن اخاک ظالما او مظلوما، رقم الحدیث:2444

سو علمائے حق کا منصب یہ ہے کہ مظلوم کی اعانت کرے اور علمائے سو کا کردار اس کے برعکس ہے کہ وہ ظالم کو ان کے ظلم سے روکتے ہیں بلکہ ان کی مدد کرتے ہیں۔

3۔خودساختہ رقت وسوز

علمائے سو کی ایک خرابی یہ بیان ہوئی ہے کہ وہ خود ساختہ رقت و سوز پیدا کرتے ہیں۔[53] سید علی ہجویری کے الفاظ ہیں:و بہ رقت کلام خود مشغول شدہ[54] قرآن حکیم یا خاص واقعاتِ سیرت و تاریخ سن کر رقت وسوز کا پیدا ہونا فطری امر ہے۔ قرآن حکیم میں ہے:اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ[55]

"کیا ایمان والوں کے لئے ابھی تک وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے جھک جائیں"

اسی طرح حدیث میں بھی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ سات لوگ اللہ تعالیٰ کے سائے میں ہوں گے جس دن کوئی اور سایہ نہیں ہو گا۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس نے اللہ کا ذکر کیا سو اس کی آنکھیں اشکبار ہوئیں۔[56]

سو رقت و سوز قابل تحسین ہے مگر جب یہ خود ساختہ ہو، تصنع اور ریاکاری ہو تو یہ قابل مذمت ہے۔

4۔بزرگانِ دین کی تحقیر

علمائے سو کی ایک خرابی یہ بھی ذکر کی گئی ہے کہ " آئمہ و پیشواؤں کے بارے میں زبان طعن دراز کرتے ہیں اور وہ بزرگان دین کی تحقیر کرتے ہیں۔[57]

53۔ کشف المحجوب(اردو):50

54۔ کشف المحجوب(فارسی):22

55۔ الحدید،16/57

56۔ مسلم، الجامع الصحیح، باب فضل اخفاء الصدقۃ، رقم الحدیث 1031

57۔ کشف المحجوب(اردو):50

اسلامی تعلیمات کے مطابق آئمہ و پیشواؤں اور بزرگانِ دین کا احترام لازم ہے۔ علمائے سو کی اس خرابی کو سید علی اس انداز سے بیان کرتے ہیں:

و اندر ایمہ و استادان، زبان طعن برکشادہ ، و بہ قھر کردن بزرگان دین۔[58]

ان کی تحقیر کی ممانعت ہے۔ رسول کریم ﷺ کا فرمان: لیس منامن لم یوقیر کبیرنا و یرحم صغیرنا [59] "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی تکریم نہ کرے اور ہمارے بچوں پر رحم نہ کرے"

اسی طرح کسی بھی مسلمان کی تحقیر لازم نہیں ہے۔ وحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم[60] "اور آدمی کی برائی کے لئے یہ بہت ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے"

جب عام مسلمان کے متعلق میں یہ فرمان ہے تو آئمہ و پیشواؤں کے بارے میں کسی م بھی طرح کی تحقیر کی اجازت نہیں۔

5۔ کینہ و حسد

کشف المحجوب میں ہے کہ " حسد را مذھب گردانید"[61] علمائے سوء کی ایک خرابی یہ بھی ہے کہ وہ کینہ و حسد کرتے ہیں۔ حسد ایک ایسی اخلاقی برائی ہے جس سے کتاب و سنت میں بچنے کا حکم ہے۔ قرآن حکیم میں ہے:

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ[62] "اور حسد کرنے والی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے"

58۔ کشف المحجوب (فارسی):22

59۔ احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث:6937

60۔ ایضا، رقم الحدیث:16019

61۔ کشف المحجوب (فارسی):22

62۔ الفلق، 5/113

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ایاکم و الحسد فان الحسد یاکل الحسنات کماتاکل النار الحطیب[63]

"حسد سے بچو بے شک حسد نیکیوں کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو" سو حسد سے بچنا لازم ہے۔

اس بحث سے معلوم ہوا کہ علمائے سو کی خرابیوں میں شریعت میں آسانی کے متلاشی، بادشاہوں کی پرستش، ظالموں کی تائید، خود ساختہ رقت و سوز، بزرگانِ دین کی تحقیر، کینہ و حسد شامل ہیں سو ان خرابیوں سے اجتناب لازم ہے۔ کشف المحجوب میں شیخ المشائخ حضرت یحیی بن معاذ رازیؒ نے کیا خوب فرمایا:

" اجتنب صحبة ثلثة اصناف من الناس، العلماء الغافلين، و الفقراء المداهنين، و المتصوفة الجاهلين"۔[64]

"تین قسم کے لوگوں کی صحبت سے بچو، ایک غافل علماء، دوسرے مداہنت کرنے والے افراد، تیسرے جاہل صوفیاء سے" شیخ علی ہجویریؒ نے اس کی توضیح و تشریح میں علماء سو اور جاہل صوفیاء کی تفصیل بیان فرمائی اور آخر پر اس بحث کو سمیٹتے ہوئے فرمایا:" پس این سہ گروہ را کہ آن موفق یاد کرد، و مرید را ازصحبت ایشان اعراض فرمود، مراد آن بود کہ ایشان اندر دعاوی، خود کاذب بودند اور اندر روش نا تمام"[65]

"یہ تین گروہ ہیں جن کو شیخ کامل ہمیشہ یاد رکھے اور اپنے مریدوں کو ان کی صحبت سے بچنے کی تلقین کرے۔ یہ تینوں اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں اور ان کی روش ناقص و نامکمل اور گمراہ کرنے والی ہے۔" سو ہمیں ایسے لوگوں سے اجتناب لازم ہے۔

نتائج بحث:

اس مقالہ سے درج ذیل اہم نتائج ثابت ہوئے:

63۔ ابوداود، السنن، باب فی الحسد، رقم الحدیث: 4903

64۔ کشف المحجوب (فارسی): 22

65۔ ایضا: 23

1۔امر بالمعروف اور نھی عن المنکر رسول اللہ ﷺ، انبیاء کرامؑ، مسلم حکمرانوں، امت مسلمہ اور مومنین کی صفت ہے۔

2۔صوفیائے کرام اور علمائے حق امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کو نیانب رسول اللہ ﷺ میں اس فریضہ کو سرانجام دیتے ہیں۔

3،صوفیائے خام کے اوصافِ بد میں طبیعت کی کاہلی، نفس کی بڑائی، جاہ طلبی، بغیر علم و فضیلت بلند مقام کی خواہش، مال و دولت کا حصول، جن کا کوئی مرشد و استاد نہ ہو۔

4۔علمائے سو کے اوصاف میں یہ دنیا کو قبلہ بنانا، شریعت میں آسانی کے متلاشی رہنا، بادشاہوں کی پرستش، ظالموں کی تائید، عزت و جاہ کے طالب، غرور و تکبر، خود ساختہ رقت و سوز، بزرگانِ دین کی تحقیر اور کینہ و حسد۔

5۔صوفیائے خام اور علمائے سوء میں مشترکہ اوصافِ بد بھی ہیں جیسے نفس کی بڑائی یا غرور و تکبر، جاہ طلبی، بغیر علم و فضیلت بلند مقام کی خواہش، مال و دولت کا حصول۔

6۔کشف المحجوب میں ایسے جاہل صوفیاء اور علماء سوء سے اجتناب کا حکم دیا گیا ہے تاکہ ایسے لوگوں کی اقتداء سے دیگر لوگ گمراہ نہ ہوں۔